## سوال

پڑوسن کے بیٹے یا اپنے خاوند کی بیٹی کے خاوند کے ساتھ سفر کرنا

## جواب

لحمد للہ.

ں :

رت پر حج فرض ہونے کے لیے محرم کا ہونا شرط ہے جو اس کے لیے حج پر جائے کیونکہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ت محرم کے بغیر سفر نہ کرے، اور اگر اس کا کوئی محرم مرد پاس نہ ہو تو کوئی اجنبی مرد اس کے پاس مت آئے تو ایک شخص عرض کرنے لگا :

تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم : میں فلاں جنگ اور غزوہ میں جانا چاہتا ہوں اور میری بیوی حج کرنا چاہتی ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم اس کے ساتھ حج پر جاؤ"

بر (1862) صحیح مسلم حدیث نمبر (1341).

م نے فرضی حج کے لیے عورت کو اجازت دی ہے کہ قابل اعتماد عورتوں یا امن اور وثوق والے قافلہ کے ساتھ بغیر محرم سفر کر سکتی ہے، لیکن یہ قول مرجوح ہے راجح قول یہی ہے کہ اس کے لیے محرم کا ہونا ضروری ہے، چاہے حج فرضی ہو یا نفلی.

م :

ند سائل کا یہاں پرورش میں پلنے والی بچی سے مراد مسئولہ عورت کے خاوند کی بیٹی کا خاوند ہے.

س کا جواب یہ ہے کہ :

اس عورت کا محرم نہیں، اس لیے اس کے ساتھ سفر کرنا جائز نہیں ہے.

درج ذیل آیت میں جو ربیبہ وارد ہے :

اور تمہاری پرورش میں موجود لڑکیاں جو تمہاری گود میں ہیں تمہاری ان بیویوں سے جن سے تم دخول کر چکے ہو (23).

ے مراد آدمی کی بیوی کی وہ بیٹی ہے جو کسی اور خاوند سے ہو، اسے ربیبہ اس لیے کہا گیا ہے کہ وہ اس کی گود میں پرورش پا رہی ہے... اور فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ ربیبہ اپنی ماں کے خاوند پر حرام ہے جب مرد نے اس کی ماں سے دخول کر لیا ہو چاہے وہ ربیبہ اس کی گود میں پرورش نہ بھی کر رہی ہو"

ی (101/5).

م :

کے لیے اپنی پڑوسن کے ساتھ بغیر محرم سفر کرنا جائز نہیں، اور پڑوسن کا بیٹا اس کے لیے محرم نہیں ہے.

ستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

کیا عورت کو حق حاصل ہے کہ اگر اس کے ساتھ خاندان کا کوئی مرد نہ جا سکتا ہو یا اس کا والد فوت شدہ ہو تو وہ قابل اعتماد اور بھروسہ والی ثقہ عورتوں کے ساتھ حج کے لیے چلی جائے ؟

کیا عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنی والدہ یا خالہ یا پھوپھی کے ساتھ یا کسی اور مرد کو بطور محرم اختیار کر کے فریضہ حج کے لیے جائے ؟

یٹی کا جواب تھا :

ہے کہ اس کے اپنے خاوند یا محرم مرد کے بغیر حج کا سفر کرنا جائز نہیں، اس لیے وہ قابل اعتماد عورتوں یا غیر محرم ثقہ مردوں یا اپنی پھوپھی یا خالہ یا والدہ کے ساتھ فریضہ حج کے لیے نہیں جا سکتی، بلکہ اس کے لیے اس کے ساتھ خاوند یا کوئی اور محرم مرد ہونا ضروری ہے.

و کوئی محرم مرد نہیں ملتا جو اس کے ساتھ حج پر جا سکے تو جب تک اس کی یہ حالت ہے اس پر حج فرض نہیں ہوتا، کیونکہ شرعی استطاعت کی شرط مفقود ہے، اور اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اللہ کے لیے لوگوں بیت اللہ کا حج کرنا فرض کر دیا گیا ہے جو اس تک پہنچنے کی استطاعت رکھتا. انتہی

ء (91/11).

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

69849